40245 ـ اس دلیل سے ترقیاتی بنك كی ادائیگی نہیں كرتا كہ بیت المال میں اس كا بھی حق ہے

سوال

بعض لوگ ترقیاتی بنك كی ادائیگی اس دلیل كی بنا پرنہیں كرتے كہ مسلمانوں كے بیت المال میں ان كا بھی حق ہے، اور حكومت اسے اس كا حق ادا نہیں كرتی، لھذا اس مسئلہ میں آپ كی كیا رائے ہے، برائے مہربانی جواب ارسال كریں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

ترقیاتی بنك كی ادائیگی كرنے سے راہ فرار اختیار نہیں كرنا چاہیے، كیونكہ اس میں خیانت اور عام مال پر ظلم و زیادتی ہے.

اور پھر اللہ سبحانہ وتعالی كا فرمان ہے:

بلاشبہ اللہ تعالی تمہیں تاكیدی حكم دیتا ہے كہ امانت والوں كی امانتیں انہیں پہنچاؤ! اور جب لوگوں میں فیصلہ كرو تو عدل و انصاف كے ساتھ فیصلہ كرو! یقینا وہ چیز بہت بہتر ہے جس كی نصیحت تمہیں اللہ تعالی كر رہا ہے، بلا شبہ اللہ تعالی سنتا ہے، اور دیكھتا ہے النساء (58).

اور نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم كا فرمان ہے:

" مسلمان اپنی شرطوں پر قائم رہتے ہیں"

جامع ترمذی حدیث نمبر (1352) سنن ابو داود حدیث نمبر (3594) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا:

" اما بعد: بلا شبہ میں تم میں سے كسی آدمی كو اس كام پر لگاتا ہوں جو اللہ تعالی نے میرے ذمہ لگایا ہے، تو وہ شخص آكر كہتا ہے: یہ تو تمہارا مال ہے اور یہ مجھے تحفہ اور ہدیہ دیا گیا ہے، وہ اپنی ماں اور باپ كے گھر میں ہی كیوں نہیں بیٹھا رہتا حتی كہ اس كے پاس اس كا ہدیہ آجائے، اور اللہ تعالی كی قسم تم میں سے جو شخص بھی كوئی چیز ناحق حاصل كرے گا تو وہ روز قیامت اللہ تعالی كو ملے گا اور اس نے وہ چیز اٹھا ركھی ہو گی، میں تم میں

سے ايك كو جان لوں گا كہ وہ روزقيامت اللہ تعالى سے ملے گا تو اس نے اونٹ اٹھا ركھا ہو گا جو آواز نكال رہا ہو گا، يا گائے اٹھا ركھى ہو گى اور وہ آواز نكال رہى ہو گى، يا بكرى اٹھا ركھى ہو گى اور وہ مميا رہى ہو گى، پھر نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے اپنا ہاتھ بلند كيا حتى كہ بغل كى سفيدى نظر آنے لگى، اور فرمايا: اے اللہ كيا ميں نے پہنچا ديا"

صحيح بخارى حديث نمبر (6578) صحيح مسلم حديث نمبر (1832)

اور مسلمانوں كا بيت المال تو سب مسلمانوں كى ملكيت ہے، نہ كہ لوگوں ميں سے كسى خاص گروہ كا، اور بيت المال كے ذمہ داران تو صرف اس كى حفاظت اور مال كے حصول اور اسے صرف كرنے كے ذمہ دار ہيں، لھذا كسى بھى شخص كے ليے اس پر زيادتى كرنا يا اس ميں سے وہ مال لينا جس كا وہ مستحق نہيں ہے حلال نہيں .

اور اگر فرض كريں كہ كچھ لوگ خيانت اور بيت المال كے مال ميں زيادتى كرتے ہيں، تو يہ اس عظيم گناہ ميں شركت كرنے كو مباح نہيں كرديتا ، اور اگر بيت المال سے مال لينے كى دليل كے ساتھ حكومت كا مال چھيننا اور چورى كرنا جائز كر ديا جائے تو پھر شر اور فساد عام ہو جائے، اور ظلم و زيادتى اور بغاوت عام ہو جائے.

لھذا عام مال ميں خيانت كرنے سے اجتناب كرنا اور بچنا چاہيے، كيونكہ يہ سب مسلمانوں پر ظلم و زيادتى ہے.

اور اس كا يہ كہنا كہ: حكومت بيت المال سے اس كا حق ادا نہيں كرتى، تو اگر يہ ثابت بھى ہو جائے تو پھر بھى اس كے ليے بنك كے ساتھ كيے گئے معاہدے كو توڑنا جائز نہيں ہوتا، كيونكہ اس نے معاہدہ پر دستخط كر ركھے ہيں، اور اس ليے بھى كہ معاہدہ توڑنا خيانت ميں شمار ہوتا ہے.

اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

اے ايمان والو! عہد وپيمان كو پورا كرو.

اور ايك دوسرے مقام پر اللہ تعالى كا فرمان ہے:

بلاشبہ اللہ تعالى خيانت كرنے والوں سے محبت نہيں كرتا.

اور نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے تو ايسے شخص كى خيانت كرنے سے بھى منع فرمايا ہے جو آپ كے ساتھ خيانت كرے، تو پھر ايسے شخص كى خيانت كرنا جس نے آپ كے ساتھ خيانت نہيں كى كسے ہو گى؟ !

نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" جس نے آپ کے پاس امانت رکھی ہے اس کی امانت اسے واپس کرو، اور جس نے تمہاری خیانت کی اس کے ساتھ تم خیانت نہ کرو"

جامع ترمذی حدیث نمبر (1264) سنن ابو داود حدیث نمبر (3534) اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے السلسلۃ الصحیحۃ حدیث نمبر (423) میں اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے.

واللہ اعلم .